احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 15- ستمبر 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 15- ستمبر 1998ء 23 جمادی الاول 1419ھ - 15- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 203

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزت تقویٰ سے ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہے

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب نمبر 1)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے۔ اس کیمیا گری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اس کیمیا گری میں دین بھی اور دنیا بھی دونو سدھر جاتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں اور کیمیا کی تلاش میں ہی مرجاتے ہیں حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھ نہیں اور ایسا شخص یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کرلیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔ اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 477)

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں یہ بھید ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔

(روحانی خزائن جلد 14 ص 242)

تقویٰ کی برکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو کہ یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مرجاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں میں نے خدا کی نماز ایک دفعہ بھی نہ پڑھی۔ اس نے صاف دل ہو کر پورے صدق و صفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کرلی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی۔ نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنالیا۔ کہ تارک صوم و صلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجالاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں وہ اپنے صدق و صفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص 249-250)

کامیابی حاصل کرنے کا گُر تقویٰ ہے

(حضرت خلیفتہ المسیح الثانی)

انسان کے لئے اپنے کاموں میں کامیاب اور بامراد ہونے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو! آؤ ہم تمہیں تدبیر بتاتے ہیں اور وہ یہ (-) اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی کی خشیت کو دل میں جگہ دو اور خوف الٰہی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ یہی تمہاری کامیابی کا گر ہے۔

تقویٰ اللہ کہنے کو تو چند لفظ ہیں جو آسانی سے کہے جاسکتے ہیں لیکن عمل میں تقویٰ ایک نہایت ہی مشکل بات ہے ایک بزرگ نے تقویٰ کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ایک شخص نے کھلے کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہوں جو ادھر ادھر لٹکتے جارہے ہوں اور اس نے ایک ایسے تنگ راستہ سے گزرنا ہو جس سے صرف ایک ہی شخص گزر سکتا ہے اور اس راستہ کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہوں جن کے کانٹے قدم قدم پر اس کے کپڑوں کو کھینچتے ہوں ایسی جگہ سے جس طرح یہ شخص اپنے تمام کپڑے سمیٹ کر صحیح و سلامت گزر جاتا ہے اور اپنے کپڑوں کو پھٹنے نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی زندگی میں دنیا کی تمام آلائشوں اور تمام گندوں اور تمام ناپاکیوں سے گزر جائے اور اپنے کپڑوں کو ناپاک نہ ہونے دے اس کا نام تقویٰ اللہ ہے۔ پس کہنے کو تو یہ فقرہ آسان ہے مگر درحقیقت نہایت مشکل ہے۔ اور اس راستہ پر چلنا ہر ایک انسان کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے حصول کے لئے انسان کو بہت سی کوششوں اور ریاضتوں کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص ہمت کرتا ہے وہ ضرور کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور صرف یہی ایک طریق ہے جس سے انسان دنیا میں اپنے کاموں اور ارادوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ اے مومنو! متقی بن جاؤ۔ اس بزرگ نے تقویٰ کے معنے بہت درست کئے ہیں۔ تقویٰ کے معنی بچاؤ کرنے کے ہیں۔ انسان کا نفس جسم ہے۔ پاکیزگی اور طہارت اس کا لباس ہے اور دنیاوی پلیدیاں اور گندگیاں کانٹے ہیں جو ہر وقت پاکیزگی اور طہارت کے لباس کو پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انسان کا یہ کام ہے کہ اپنی ساری زندگی میں اس راستہ سے صحیح و سلامت گزرنے کی کوشش کرے اور اس کو ایک تنگ راستہ سمجھے آنحضرت ﷺ نے اس راستہ کو تلوار سے مشابہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تلوار کی دھار کی طرح تیز ہے اور اس کا نام آپ نے پل صراط رکھا ہے۔ گویا کہ یہ جہنم اور بہشت کے اوپر کا راستہ ہے جس پر انسان چل رہا ہے۔ اور اتنا باریک اور تنگ ہے کہ انسان کو اس پر چلنے کے لئے ساری توجہ اور ساری کوشش سے کام لینا پڑتا ہے۔

(خطبات جمعہ جلد اول ص 283، 282)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

اس دور کا انقلاب اخلاقِ حسنہ سے وابستہ ہے

(حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اب لمبا عرصہ ہو گیا میں جماعت احمدیہ کو اخلاق حسنہ سے متعلق اپنے خطبات میں نصیحت کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح ہمارا سفر گھروں سے شروع ہو گا۔ جب تک ہمارے گھروں میں اخلاق حسنہ کے نمونے جاری نہ ہوں، جب تک خاوند اور بیوی کے درمیان، باپ اور بیٹی اور باپ اور بیٹوں کے درمیان، ماں اور بیٹیوں اور ماں اور بیٹوں کے درمیان ایک جنت کا سا معاشرہ قائم نہ ہو اور اخلاق حسنہ کے پاک نمونے گھروں میں جاری نہ ہوں اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم دنیا کو تبدیل کر دیں گے محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ یعنی احمق بھی تو ایک جنت بنا لیا کرتے ہیں وہ ان جنتوں میں جا بستے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جنتیں اور ہیں جن میں ان لوگوں کی رسائی ہو گی جو صاحب عقل ہیں احمق کو وہاں تک کوئی رسائی نہیں۔

پس یاد رکھو حضرت مسیح موعود نے (-) دراست کے حق ادا کئے اور ہمیں خوب کھول کھول کے سمجھا دیا۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے کیونکہ مجھے کامل یقین ہے کہ دنیا کو آج سب سے زیادہ اخلاق کی پیاس ہے۔ دلائل کی دنیا میں تو ہر انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ بڑے بڑے اہل علم اور اہل فضل پر غالب آسکے۔ اگر وہ سچا بھی ہو تو دنیا بہت چالاک ہے اور دنیا ظاہری علوم میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ایک عام سادہ لوح انسان کے لئے اور ایک مخلص احمدی کے لئے جس نے بات بھی دنیا کے برعکس کرنی ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھا کر ان کو مغلوب کر سکے۔ لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے پاس نہیں وہ اخلاق حسنہ ہیں۔ ایک چیز ہے جس کی پیاس دنیا میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پس آج اخلاق حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر ان کے کردار تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ اخلاق حسنہ میں ایک حیرت انگیز انقلابی طاقت ہوا کرتی ہے۔

وہ لوگ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں پھرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ روشن ہوتے ہیں جیسے جگنو کی دم چمکتی ہے۔ اندھیری رات میں جگنو کی دم بھی تو چمکا کرتی ہے مگر چھوٹی سی روشنی سے جو دوسرے جگنوؤں کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے کچھ کیڑے مکوڑے ان سے راہ پاتے ہیں مگر مومن کا نور تو اس کے آگے بھاگتا ہے اس کے دائیں طرف آگے بڑھتا ہے اور مومن کا نور دور دور تک لوگوں کے لئے ماحول کو روشن کر دیتا ہے۔ یہ نور اخلاق فاضلہ کا نور ہے، اخلاق حسنہ کا نور ہے۔ (-) اس کو اپنی عادات میں داخل کر لیں اس نور سے آراستہ ہو جائیں تو آپ از خود چمکنے لگیں گے۔ آپ کی غربت، آپ کے پھٹے پرانے کپڑے، آپ کی سادگی آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ چیزیں ہیں جو اللہ کے نور کو روکا نہیں کرتیں بلکہ بسا اوقات بڑھانے کا موجب بن جاتی ہیں۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ایک غریب انسان جو سادہ پھٹے ہوئے کپڑوں میں ہو اس کا جسم مجسم نور بن جاتا ہے اور اس کا نور خدا کے فضل اور رحمت کو اپنی طرف اس طاقت کے ساتھ کھینچتا ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ کا فضل اور رحمت اس پر اس حیرت انگیز شفقت کے ساتھ برستے ہیں کہ وہ شخص جو پھٹے پرانے، سادہ کپڑوں میں ملبوس ہو بسا اوقات اس کی باتیں خدا کی باتیں بن جاتی ہیں۔ چنانچہ (-) فرمایا (-) خبردار ایسے بھی غریب ہیں پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس، پراگندہ بال ان کے سروں پر خاک پڑی ہوتی ہے۔ (-) اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ایسا ضرور ہو گا تو ضرور ایسا ہو کر رہتا ہے۔ یہ وہ نورانی وجود ہیں جن کی خاک، جن کے کپڑوں کی بدحالی، جن کے سر کے بالوں کا بکھرا ہوا ہونا اور ان میں خاک پڑے ہونا ان کے نور کی طاقت کو روک نہیں سکتے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسے غریب اور فقیر لوگ جب کہہ دیتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ یونہی ہو گا تو ویسا ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کی تقدیر ان کی آواز کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ وہ تبدیلی کرنے والے لوگ ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کیا کرتے ہیں۔ نہ اچھے کپڑے آپ کے کام آئیں گے نہ خوبصورت گھر، نہ اعلیٰ درجے کی موٹریں ان پہلوؤں سے تو دنیا آپ سے بہت زیادہ آگے نکل چکی ہے۔ ایک ایک ایسا دنیا میں امیر آدمی ہے کہ جس کی دولت تمام دنیا کی جماعت کی دولت کے برابر یا اس سے بھی شاید بڑھ کر ہو تو روپے پیسے میں، ظاہری چمک دمک میں، اپنے کپڑوں کے حسن میں، اپنے مکانوں کی آرائش میں آپ اگر فخر کرتے ہیں تو ایک بے کار فخر ہے ان چیزوں میں کوئی طاقت نہیں، کوئی ان کو دیکھ کر آپ کے پیچھے نہیں چلے گا۔ مگر غربت میں خدا ترسی، غربت میں خدا کے اخلاق کو اپنانا، اس کی صفات حسنہ کو اپنے وجود میں جاری کر لینا صرف یہ ایک طاقت ہے جو جماعت احمدیہ کو نصیب ہو رہی ہے اور بڑھ رہی ہے اور اس کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اس طاقت کی پرورش کریں، اسے اور بڑھائیں۔ جتنا یہ اخلاق حسنہ کی طاقت اونچی ہو گی اتنا ہی جماعت احمدیہ کی سربلندی ہو گی۔ اتنا ہی گردوپیش کے بڑے بڑے سرکش لوگ بھی آپ کے اخلاق حسنہ کی طاقت کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوتے چلے جائیں گے اور اس بات کی گواہی ہر طرف سے مل رہی ہے کہ یہی ہوتا ہے اور یہی ہو رہا ہے اور یہی ہو گا۔

(از خطبہ 29۔ نومبر 1996)
(الفضل 2۔ جون 1997ء)

☆ ☆ ☆ ☆

عنایات ربّ کریم

حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسل انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار

جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہے
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار

تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم اے ناصر صاحب

حضرت ابوبکر کا بلند مقام

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے صحابہ کی مجلس میں تشریف لائے اور صحابہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بھی ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو یہ اختیار دیا تھا کہ چاہے تو وہ دنیا میں اور زندگی بسر کرے اور چاہے تو اپنے رب کے حضور چلا آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے اس بندہ نے اپنے خدا کے حضور جانا اختیار کیا ہے۔ حضور ﷺ کی یہ بات سن کر حضرت ابوبکرؓ بے اختیار ہو کر رونے لگے راوی کہتے ہیں کہ ہم حیران تھے کہ کیا ماجرا ہے اور یہ بزرگ بیٹھے بیٹھے کیوں رونے لگے حضور تو خدا کے کسی بندے کا ذکر فرماتے ہیں جس نے دنیوی زندگی پر لقاء الٰہی کو ترجیح دی ہے اور یہ بلاوجہ رو رہے ہیں دوسرے صحابہ کو یہ خیال بھی نہ گیا تھا کہ آنحضرت ﷺ اس موقعہ پر اپنی وفات کے قرب کا اشارہ فرما رہے ہیں مگر حضرت ابوبکرؓ کی بصیرت اپنے محبوب کے اقوال کو زیادہ بہتر سمجھتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کو روتا دیکھ کر حضور ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے تسلی آمیز کلمات فرمائے اور فرمایا کہ مال کے لحاظ سے اور رفاقت کے لحاظ سے مجھ پر دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ ابوبکرؓ کا احسان ہے پھر فرمایا ولوکنت متخذا خلیلا غیر ربی لا تخذت ابابکر ولکن اخوۃ الاسلام و مودتہ خلیل عربی زبان میں ایسے محبوب کو کہتے ہیں جس کی محبت روح اور جسم کے ہر مسام میں داخل ہو جائے۔ محبت ایسے تعلق کو کہتے ہیں کہ جو دل میں داخل ہو جائے مگر خلہ اس دوستی کو کہتے ہیں جو انسانی جسم اور روح اور دل اور دماغ پر اتنی حاوی ہو جائے کہ وہ سب محبوب کا وجود بن جائیں اور غیریت کا سوال ہی باقی نہ رہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا مگر ایسا تعلق صرف خدا سے ہی جائز ہے ہاں مجھے ابوبکرؓ سے اسلامی اخوت اور مودت کا تعلق ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی سیرت کا ایک اہم ترین اور امتیازی، پہلو یہی ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فداہ نفسی کی روحانی اور جسمانی رفاقت و معیت جو دونوں جہان میں سب صحابہ سے بڑھ کر خوش قسمت ابوبکرؓ کو حاصل ہوئی۔ اور جس کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی اس وقت مدد کی جب وہ اپنے واحد ساتھی کی معیت میں ظاہری لحاظ سے بے یار و مددگار غار ثور میں تھا دشمن سر پر آپہنچے تھے اگر ذرا نیچے جھک کر دیکھتے تو حضور ﷺ کو دیکھ لیتے مگر حضور اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے گھبراؤ مت اور غم مت کرو کہ اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔

آنحضرت ﷺ نے مکہ میں دعویٰ کیا اور سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے آپ کی آواز پر لبیک کہا ابتداء اسلام سے یہ روحانی و جسمانی رفاقت و معیت شروع ہو کر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک اور اس کے بعد بھی قائم رہی۔ دعویٰ کے بعد مکہ و مدینہ کی پر مہم زندگی میں حضرت ابوبکرؓ ہر موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے دست راست، مصائب و مشکلات میں آپ کے شریک تمام مہمات میں آپ کے مشیر۔ انتظامی امور میں آپ کے وزیر اعلیٰ۔ تمام جنگوں میں آپ کے رفیق تمام سفروں میں آپ کے ہمرکاب۔ آپ کے تمام دعاوی کو سب سے پہلے قبول کرنے والے تمام اوامر کی تعمیل میں سب سے زیادہ سبقت لے جانے والے آپ کے لئے اپنی جان و مال ہر لحہ فدا کرنے کے لئے تیار ایام علالت میں آپ کی جگہ امام آپ کی وفات کے بعد آپ کے سب سے پہلے جانشین اور خلیفہ اور اپنی وفات کے بعد آپ کے روحانی قرب کے علاوہ جسمانی قرب حاصل کرنے والے خوش نصیب تھے۔

اگرچہ حضور ﷺ فداہ نفسی وامی وابی کے دعویٰ سے قبل ہی حضرت ابوبکرؓ کو حضور سے دوستی کا شرف حاصل تھا مگر دعویٰ کے بعد یہ تعلق عشق و فدائیت میں بدل گیا آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں نے جس کسی کو بھی اسلام کی تبلیغ کی اس کو اس کے قبول کرنے میں ضرور کچھ نہ کچھ ہچکچاہٹ پیدا ہوئی تھوڑا بہت تردد ہوا یا وہ سوچ میں پڑ گیا سوائے ابوبکر کے ان کے سامنے جب میں نے اسلام پیش کیا تو ان کو ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ ہوئی ہلکا سا تردد بھی پیدا نہ ہوا۔ ایک موقعہ پر حضرت ابوبکرؓ کی ایک اور جلیل القدر صحابی سے تھوڑی سی شکر رنجی کسی بات پر ہو گئی۔ یہ پاک اور معصوم دل اس واقعہ کے فوری بعد ہی ندامت کے جذبات کے ساتھ معذرت طلب کرتے ہوئے اس صحابی کے گھر پہنچے مگر انہوں نے وقتی جذبات سے متاثر ہو کر معذرت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ ظاہر کی۔ حضرت ابوبکرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تیزی کا یہ عالم تھا کہ کپڑے کا پلو ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور گھٹنا تک نظر آ رہا تھا حضور ﷺ نے ان کو دیکھ کر صحابہ کو فرمایا کہ تمہارا دوست نیکی کے کام میں سبقت کر کے آیا ہے حضرت ابوبکرؓ نے سلام کیا اور عرض کیا حضور میرے اور فلاں صحابی کے درمیان کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی جس میں میں نے کچھ جلد بازی سے کام لیا پھر مجھے ندامت پیدا ہوئی اور میں نے ان سے معافی چاہی مگر وہ انکار کرتے ہیں حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا اتنی دیر میں ان صحابی کو بھی ندامت پیدا ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے اور ان کو وہاں نہ پا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے ان کو دیکھا اور آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہونے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے مسلمان بھائی پر جلال نبوی کے اظہار سے ڈر کر حضور کے سامنے دو زانو ہو گئے اور دوبار عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ہی زیادتی تھی میری ہی زیادتی تھی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا لوگو خدا نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تو تم نے سب نے کہا کہ تم جھوٹے ہو مگر ابوبکرؓ نے کہا کہ خدا کا رسول سچا ہے اور اس نے اپنی جان و مال میری ہمدردی میں لگا دیا کیا تم میری خاطر میرے اس دوست کو تکلیف پہنچانے سے باز نہیں آؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد کسی صحابی نے حضرت ابوبکرؓ کو کوئی تکلیف پہنچانے کے جرم کا ارتکاب نہ کیا۔

بیعت کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنا جان و مال حضور ﷺ کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور مکی زندگی کے المناک شدائد کو برداشت کیا بیعت کے وقت ان کے پاس چالیس ہزار دراہم تھے جو سب کے سب خدمت اسلام میں خرچ کر دیئے۔ اپنی جان خطرہ میں ڈال کر آنحضرت ﷺ سے مشرکین مکہ کے مظالم دور کرنے کی سعادت حاصل فرمائی عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ کعبہ کے احاطہ میں نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط آیا آپ کے مونڈھے پکڑے اور آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر زور سے کھینچنے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے موقعہ پر پہنچ کر مدافعت کی اور فرمایا۔

کہ کیا تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے وہ اپنی تائید میں روشن نشانات بھی لے کر آیا ہے۔

اس مکی زندگی کے دوران بھی حضرت ابوبکرؓ کے بارگہ نبوی میں قرب کا یہ عالم تھا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ دن میں دو مرتبہ صبح شام ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔

ہجرت کے وقت ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی معیت اور آپ کے لئے سواریاں اور زادراہ کا انتظام کرنے کی سعادت بھی حضرت ابوبکر کے حصہ میں آئی اور اسی معیت کے نتیجہ میں جو قابل رشک آسمانی تحفہ حضرت ابوبکرؓ کو نصیب ہوا کہ لاتحزن ان اللہ معنا کہ غم نہ کرو خدا ہم دونوں کے ساتھ ہے اور اسی سلسلہ میں ثانی اثنین کے الفاظ میں آنحضرت ﷺ کی دائمی روحانی رفاقت کا فخر آپ کو عطا ہوا اور یقول لصاحبہ کے ذریعہ صاحب النبی ﷺ ہونے کا خدائی سرٹیفکیٹ آپ کو مرحمت ہوا۔ ہجرت کے واقعات بہت ایمان افروز ہیں جن کی تفصیل کا اب موقعہ نہیں صرف ایک واقعہ پر اکتفا کرتا ہوں جب حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور کے پاس پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے پہلے غار میں داخل ہو کر اس کو صاف کیا اور سوراخ بند کئے پھر آنحضرت ﷺ کو اندر تشریف لانے کی درخواست کی حضور اندر تشریف لائے اور اپنے مونس رفیق کے زانو پر سر مبارک رکھ کر مشغول استراحت ہو گئے۔ اتفاقاً اسی حالت میں ایک زہریلے جانور نے سر نکالا اس جان نثار عاشق نے محبوب کی نیند میں خلل گوارا نہ کیا اور خود اپنی جان خطرے میں ڈال کر اسی پر پاؤں رکھ دیا جانور نے کاٹ کھایا۔ زہر اثر کرنے لگا درد و کرب کے باعث آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن اس وفا شعار رفیق نے اپنے جسم کو حرکت نہ دی کہ حضور کی نیند میں خلل نہ ہو اتفاقاً آنسو کا ایک قطرہ ڈھلک کر آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور پر ٹپکا جس سے حضورؐ بیدار ہو گئے اور پوچھا کیا بات ہے بولے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کسی زہریلے جانور نے کاٹ کھایا ہے آنحضرت ﷺ نے اس وقت اپنا لعاب دھن لگا دیا اسی تریاق سے اس زہر کا اثر دور ہو گیا۔ غار ثور کی اس رفاقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم پہلے شخص ہو جو میری امت میں سے جنت میں داخل ہو گے تم غار میں میرے رفیق تھے اور حوض کوثر پر میرے رفیق ہو گے۔

مدنی زندگی میں آنحضرت ﷺ کی مہمات دینیہ اپنی وسعت اور تنوع میں کمال پر پہنچ گئیں۔ مشرکین عرب کی مخالفانہ کوششوں نے جنگوں کی صورت اختیار کر لی۔ مدینہ اور اس کے ماحول میں آہستہ آہستہ تمام عرب حکومت کا بار حضور ﷺ کے کندھوں پر آ پڑا۔ اسلام کی برق رفتار تیزی کے نتیجہ میں تعلیم شریعت کا اور تربیت کا کام عظیم الشان وسعت اختیار کر گیا نبوت۔ حکومت قیادت، قضاء کے اولوالعزمانہ فرائض اپنی پوری وسعت اور تنوع کے ساتھ رسول اللہ ﷺ فداہ نفسی کے مبارک ہاتھوں سرانجام دیئے جانے لگے۔ اس دور میں بھی حضرت ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ کے دست راست آپ کے معتمد ترین مشیر اور بہترین وزیر ثابت ہوئے خود آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر اس طرح اظہار فرمایا۔ میرے آسمانی وزیر بھی ہیں اور زمینی بھی۔ دنیا کے وزیروں میں سے پہلے ابوبکر ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ ہر اہم معاملہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اہم انتظامی امور آپ کے مشورہ سے سرانجام دیئے جاتے تھے چنانچہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے تمام معرکوں میں سے کسی میں ابوبکر غیر حاضر نہیں رہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کسی کا مال میرے اس طرح کام نہیں آیا جیسے ابوبکر کا مال میرے کام آیا ہے تو ابوبکر رو پڑے رو کر عرض کیا حضور میں کیا اور میرا مال کیا ہمارا تو سب وجود اے رسول اللہ آپ کے لئے ہے آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوبکر کی رفاقت و معیت روحانی و جسمانی کا ذکر حضرت علیؓ نے بڑے لطیف رنگ میں کیا۔ ایک راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے جنازہ کے موقعہ پر جب فیصلہ ہوا کہ آپ کو آنحضرت ﷺ اور ابوبکر کے ساتھ دفن کیا جائے تو میں نے سنا کہ حضرت علیؓ آہستہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز

قرآن کریم۔ایک معجزانہ کلام

آیئے کوئی ساڑھے چودہ سو سال پیچھے چلیں۔ مکہ کی ایک محفل کی جھلک دیکھئے۔ اوباشوں کا جمگھٹا۔ ہاؤ ہو کی محفل' شور شرابا۔ ہر ایک اپنے "کارناموں" کی روداد سنا رہا ہے جام پہ جام لنڈھائے جا رہے ہیں کہ ایک شاعر اٹھتا ہے۔ اس کا کلام کیا ہے؟ کسی محبوبہ سے بے تکلفی کی روداد۔ اس سے چھیڑ چھاڑ کے قصے۔ اپنی ذلیل حرکتوں کا بیان۔ اور سامعین ہیں کہ داد کے ڈونگرے برسا رہے ہیں۔ اس کی شجاعت کی داد دی جا رہی ہے۔ اس کی بے حیائی کو سراہا جا رہا ہے۔ اس کی جوانمردی کی تعریف کی جا رہی ہے۔ اندھیروں کی روداد' اندھیرے' گہرے اندھیرے قوم پر مسلط۔ مگر وہ اپنے اندھیروں پہ نازاں۔ ابھی یہ راہ گم گشتہ نور کی کرن سے محروم۔ مگر بات تو ہو رہی تھی شاعر کی' شاعریوں تو قادر الکلام معلوم دیتا ہے۔ اسے عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا دعویٰ بھی ہے۔ مگر باتیں سب زبانی۔ الفاظ کی جادوگری جگانے کے باوجود وہ الفاظ کو تحریر میں مقید کرنے پہ دسترس نہیں رکھتا۔ قادر الکلامی کے باوجود جاہل (جب سارے عرب میں پڑھے لکھوں کی تعداد سات ہو تو شعر زبانی ہی کہے جائیں گے) تحریر سے ناآشنا۔ دورِ جہالت کا نمائندہ۔

مکہ سے کچھ فاصلہ پر یثرب کی بستی واقع ہے۔ ایک خوبصورت شہر' افراد کے گھناؤنے کرتوتوں سے بدصورتی کا روپ دھارے' شادیوں پہ شادیانے بجتے ہیں مگر یہاں اکثر گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی۔ کیونکہ یہاں کا یہودی رئیس صرف فتنہ سامانی ہی نہیں کرتا بلکہ اپنی ہوس پرستی سے پاکدامنی کو داغدار کرتا ہے۔ یہ رئیس کا حکم ہے جو رعایا کو جبراً ماننا پڑتا ہے۔ کیسا معاشرہ۔ کتنی گندگی' کتنی عفونت' کتنی سڑاند! کیا کسی روز یہ گندگی کا لباس اترے گا؟ کیا یہ وحشیوں سے ابتر لوگ انسانیت کے دائرہ میں داخل ہو سکیں گے؟

پھر ایک مردِ خدا اس تعفن سے بیزار' ایک غار میں پناہ لے کے اللہ کے حضور جھک جاتے ہیں۔ اور وہاں گھنٹوں نہیں بلکہ دنوں اسی کیفیت میں گزار دیتے ہیں۔ اور پھر ایک روز اس اندھیرے غار میں ایک بجلی سی کوند جاتی ہے۔ ایک جملہ پر مشتمل پہلا پیغام بہت کچھ کہہ جاتا ہے ایسا پیغام' ایسا ایک جملہ جس کی تشریح میں کتاب لکھی جا سکے۔ اس میں تین باتیں نمایاں ہیں۔ وہ رب جس نے قلم سے سکھلایا۔ وہ سکھلایا جو انسان نہیں جانتا تھا۔ ایک چھوٹا سا جملہ' ایک لفظ "اقرأ" سے شروع ہوتا ہوا۔ اور اس کی معجز نمائی ملاحظہ ہو کہ اندھیرے چھٹ جاتے ہیں۔ گھٹا ٹوپ اندھیروں سے ابھرتا ہوا ایک نور نکلتا ہے اور سارے ماحول پہ چھا جاتا ہے۔ وہی نبی جو امی کہلائے اور امیوں میں مبعوث ہوئے' ان میں ایک ایسا تغیر پیدا ہو جاتا ہے کہ بڑے بڑے عالموں کو متحیر کر دیتا ہے۔ اس معجز نما کلام کے زیر اثر ان کے علم کی گہرائی اور گیرائی ملاحظہ ہو کہ وہ نہ صرف کتاب سکھاتے ہیں بلکہ اس کے فلسفہ اور حکمت سے بھی آگاہی دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو قلم اور کاغذ سے ناآشنا تھے وہی امی دنیا کے عالم ترین انسانوں میں شمار ہونے لگتے ہیں۔ کتنا حیرت انگیز تغیر' کتنی زبردست تبدیلی اور کتنا محیر العقول معجزہ' کلام الٰہی کی معجز نمائی کی ایک جھلک۔

اب ایک اور منظر تصور میں لایئے۔ ایک 33 سالہ نوجوان' بڑے بارعب' بڑے جوشیلے' ان کی برداشت سے باہر ہو رہی ہے یہ بات کہ ان ہی کے شہر کے ایک چالیس سالہ انسان' معزز گھرانے کے فرد' قابل تعظیم سمجھے جانے والے انسان' اب ان کے بتوں کے مقابل ایک خدا کی بات کر کے عجیب صورت حال پیدا کر رہے ہیں۔ آج تو اس بات کا فیصلہ ہو کے رہے گا۔ اور یہ جوشیلے نوجوان تلوار کندھے پہ رکھے فیصلہ کرنے چل نکلتے ہیں۔ راستے میں پیغام ملتا ہے۔ جن کی تمہیں تلاش ہے ان کی تو بعد میں خبر لینا' پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ اپنی بہن کے گھر پہنچتے ہیں۔ وہاں کچھ حرکت' کچھ کھسر پھسر سنائی دیتی ہے۔ شاید کوئی کہیں چھپ رہا ہے۔ بہن اور بہنوئی سے استفسار ہوتا ہے۔ وہ تو ایک نئی جہت میں چل چکے۔ انہوں نے تو دین محمدؐ اپنا لیا۔ یہ انکشاف کیا ہوا گویا ایک بم پھٹ پڑا۔ اپنے ہی گھر والے "گمراہ" ہو گئے۔ یہ تو ناقابل برداشت ہے۔ یہ جوشیلے نوجوان مزید جوش میں آجاتے ہیں اور اپنوں پہ ہی پل پڑتے ہیں' بہنوئی پہ' اپنی بہن پہ' بہن سامنے لہولہان کھڑی ہیں مگر استقامت کی تصویر۔ اپنے موقف سے سرمو انحراف ممکن نہیں گو بھائی تلوار تانے سر پہ کھڑا ہے۔ آخر کیوں اس کمزور عورت میں ایسی جرأت کیسے پیدا ہوئی' کس نے دلائی؟ کیا یہ جادو تھا اس کلام کا جس کی بھنک گھر میں داخل ہوتے ان کے کان میں پڑی؟ اور وہ اس کلام کے سننے پہ مصر ہوتے ہیں۔ مگر ایک شرط پیش ہوتی ہے۔ پہلے نہائیں پھر یہ پاک کلام سن سکتے ہیں نہانے سے غصہ بھی قدرے ٹھنڈا ہوتا ہے اور اب وہ اس موڈ میں ہیں کہ اس کلام کو سنیں۔ اور انہیں سورہ حدید کی یہ آیت سنائی جاتی ہے۔ زمین و آسمان کی ہر شئے تسبیح کر رہی ہے' ایک خدا کی تسبیح' اس خدا کی جو غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی' چند لفظوں میں ایک تصور سامنے آجاتا ہے' خالق کائنات کا تصور اور اس سے ہر جاندار کا رشتہ۔ خالق کائنات غالب اور حکمت والا اور ہر شئے اس کی حمد کے ترانے گاتی ہوئی۔ کتنے خوبصورت الفاظ کتنا پاکیزہ کلام! اور اس نے حضرت عمرؓ (وہ نوجوان جن کی بات ہو رہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے) کو جھنجھوڑ کے ہلا کے رکھ دیا۔ سب کچھ بدل گیا۔ ایک آیت سے معجزہ رونما ہو گیا۔ آنکھیں نم ہوئیں۔ سر جھک گیا۔ ایک ہی آیت جادو کر گئی۔ ایک غصیلہ' ایک جوش انتقام سے لبریز انسان موم ہو گیا۔ اور کلمہ توحید زبان پہ جاری ہو گیا۔ اور پھر ایک لحظہ کی بھی تاخیر گوارا نہ ہوئی۔ دربار نبویؐ میں حاضر ہو کر ان پاک انسان کے قدموں میں جھک گئے۔ اس جادو اثر کلام نے جذبہ انتقام کو جذبہ عقیدت میں بدل دیا۔ اور پھر چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ وہ جوشیلا نوجوان جنہیں قتل کرنے نکلا اب انہی کے قدموں میں جھکا ہوا ہے چند منٹ میں دنیا ہی بدل گئی' کایا پلٹ گئی' ایک انقلاب' ایک معجزہ' کلام الٰہی معجز نمائی!

اب جو نظارہ پیش کیا جا رہا ہے وہ عرب سے دور ایک اور ملک' حبشہ کا ہے۔ نجاشی' شاہ حبشہ کا دربار سجا ہوا ہے۔ پہرے دار چاق و چوبند۔ درباری مؤدب۔ دربار پر ایک سناٹا کہ کچھ لوگ داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لباسوں میں تو صحرائے عرب کی دھول نمایاں ہے یہاں کیا لینے آئے ہیں؟ مگر یہ بظاہر سادہ سے نظر آنے والے تو بڑے فن کار نکلے۔ عرب کے تحائف درباریوں کو پیش کر کے انہیں تو رام کر لیا معلوم دیتا ہے۔ مگر یہ آئے کس لئے ہیں؟ بظاہر تو بڑا معقول مطالبہ لے کر۔ وفد کا لیڈر کہتا ہے۔ "ہم میں سے چند بے وقوف لوگ اپنا آبائی وطن ترک کر کے ایک نئے دین کے پیرو بن گئے ہیں' ایسا دین جو شاہ حبشہ کے دین کے بھی مخالف ہے۔ یہ تو یہاں فتنہ و فساد کریں گے۔ عربوں کو بدنام کریں گے اور یہ ہمیں برداشت نہیں۔ اس لئے انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیں۔" بظاہر کتنی معقول بات' کتنا پراثر انداز۔ حبشہ کے مذہب کو بھی خطرہ اور شاہ حبشہ ایسا خطرہ کیوں مول لیں گے۔ مگر بادشاہ یکطرفہ فیصلہ کے قائل نہیں۔ دوسرے گروپ کے موقف سے بھی آگاہی ضروری ہے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب یہاں آنے کی وجہ پیش کرتے ہیں' مگر نجاشی اس کلام کو سننے کے متمنی ہیں جو اس نئے مذہب کے پیامبر پہ نازل ہوا۔ سورہ مریم کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے۔ کیا سحر ہے اس کلام میں! کیا جادو! کہ نجاشی کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اگر دل پہ کدورت کی پرچھائیں بھی پڑی تھی تو وہ دھل جاتی ہے۔ وہ جو اپنا مال و زر اہل دربار پہ نچھاور کر کے فاتحانہ انداز میں سر اونچا کئے کھڑے تھے' ان پہ اوس پڑ جاتی ہے۔ "چلے جاؤ۔ میں ان معصوموں کو تمہارے جیسوں کے ساتھ نہیں بھیج سکتا۔" یہ معجزہ رونما ہوا تو کیسے؟ محض کلام الٰہی کی چند آیات کی تلاوت سے۔ کیا کیا معجزے دکھلاتا ہے یہ پاک کلام!

واپس شہر نبیؐ میں چلتے ہیں۔ ایک گھر' بلکہ کئی ایسے گھر جن میں شراب کا دور چل رہا ہے۔ گپ بازی ہو رہی ہے۔ قصے بیان کئے جا رہے ہیں۔ محفل نشاط برپا ہو رہی ہے۔ کہ ایک آواز کان میں پہنچتی ہے۔ کلام الٰہی کا ایک چھوٹا سا حصہ مگر اثر ملاحظہ ہو۔ شراب کے مٹکے ٹوٹنے لگتے ہیں۔ قیمتی ذخیرہ بہہ نکلتا ہے۔ اس شہر کی گلیاں آج عجب نظارہ دیکھ رہی ہیں۔ پانی کی بجائے شراب' قیمتی' شراب' بعض لوگوں کی محبوب شراب' آج نالیوں میں بہہ رہی ہے۔ ٹوٹے ہوئے مٹکے' بہتی ہوئی شراب۔ یہ کیسا نظارہ ہے' یہ آج لوگوں کو' شرابیوں کو ہو کیا گیا ہے؟ اچانک ایک تبدیلی' محبوب شے سے بے رخی۔ کلام معجز نما کی معجز نمائی کا ایک اور ثبوت۔

شاید کہا جائے کہ یہ تو پرانے قصے ہیں۔ یا یہ کہ جب کلام الٰہی نازل ہوا تو لوگ متاثر ہوئے مگر کیا اس کلام میں آج بھی وہی تاثیر ہے؟ اس لئے آیئے آج کی بات کریں ایک چھوٹا سا قصبہ' ایک گمنام سی جگہ' دنیا کا ایک غیر معروف مقام جہاں سے خدا کا مامور اپنی آمد کی منادی کر رہا ہے۔ بہت سے کشاں کشاں کھچے چلے آ رہے ہیں مگر کچھ حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ علماء اس زمرے میں سرفہرست نظر آتے ہیں۔ انہوں نے جا انگریز کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور ایک انگریز کپتان حضرت احمد کی خانہ تلاشی کو قادیان آن پہنچا۔ "سرکاری حکمنامہ لایا ہوں۔ گھر کی تلاشی لوں گا۔" "بہت اچھا۔ مگر پہلے ہمیں نماز پڑھ لینے دیں۔" نماز کے امام کون ہوئے۔ بڑے ہی دلکش انداز میں تلاوت کرنے والے بزرگ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی' انہوں نے سورہ بقرہ کا آخری رکوع تلاوت کچھ ایسے سوز و گداز سے کیا کہ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ انگریز کپتان باہر بیٹھا سب دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوچا! کتنا پر شوکت کلام' کتنا متاثر کرنے والا۔ اور پھر اس کلام کا معجزہ ملاحظہ کیجئے۔ کہ کپتان نے یکدم ارادہ بدل لیا۔ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا تالیف قلب کی ان آیات نے۔ کیا معجزہ دکھلایا کلام الٰہی نے!

اب آیئے شروع کے نظاروں کی کڑیاں آخر کے نظاروں سے ملائیں۔ شروع میں چند نظارے مکہ اور مدینہ کے دکھلائے گئے۔ اوباشوں کی محفل' شراب کے دور۔ پاکدامنوں کو داغدار کرنے کے "قابل فخر" کارنامے کتنی گندگی' کتنی زیادتی' اور اب انہی لوگوں سے پھر ملئے۔ لوگ تو وہی ہیں۔ تبدیلی ایک ہوئی ہے کہ ان میں ایک رسول مبعوث ہوئے جنہوں نے انہیں کلام الٰہی سے متعارف کروایا اور اب ان رسول اور اس کلام الٰہی کا معجزہ ملاحظہ کیجئے۔ یہ مکی اور مدنی لوگوں کا ملاپ ہے مگر کن حالات میں؟ مکہ کے جن حصوں میں اندھیرا تھا وہاں اندھیر ہو گیا۔ ظلم و بربریت کی انتہا ہو گئی فضا اتنی ناسازگار ہوئی کہ رکنا محال ہو گیا۔ سو وہ جن کے روح و قلب کلام الٰہی سے منور ہوئے' سوئے یثرب جانے پہ مجبور ہوئے۔ لوگ تو وہی ہیں جو درندوں سے زیادہ خوفناک ٹھہرے۔ لیکن نہیں' یہ اب وہ لوگ نہیں۔ مردوں کو زندگی بخشنے والا کلام ان کی کایا پلٹ چکا ہے۔ اس سے ان کے ذہن و قلب روشن ہو چکے ہیں۔ یہ وحشی نہ صرف مہذب بلکہ باخدا انسان بن چکے ہیں۔ حسن اخلاق کا تمغہ ماتھے پہ سج چکا ہے۔ اب دیکھئے کیسا استقبال کرتے ہیں مدینہ والے جو انہی کی طرح گند میں گھرے تھے لیکن اب طہارت اور تقویٰ کے مقام پر سرفراز ہو چکے ہیں۔ مکہ والے ان کے لئے اجنبی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزالہ ناہید خان صاحبہ

پاکستان کی عدالتی اصطلاحات

ایک جمہوری مملکت میں ایک آزاد خود مختار اور مضبوط عدلیہ بہت ضروری ہے خاص طور پر وفاقی نظام حکومت میں اس کی ضرورت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اگر ہم آئین کا مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ وفاقی نظام حکومت میں صوبوں اور وفاق کو اپنے دائرہ اختیار کے اندر رہتے ہوئے مختلف کام سرانجام دینا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے درمیان حدود کا تعین اور اختیارات کی وضاحت بہت ضروری ہے۔ عدلیہ آئین کے مطابق اختیارات اور فرائض کی وضاحت کرتی ہے اور شہریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی ملک کی عدلیہ مندرجہ ذیل چار امور سر انجام دیتی ہے۔

1- یہ شہریوں کی جان مال۔ عزت آبرو کی حفاظت کرتی ہے۔

2- یہ وفاقی اور صوبائی تقسیم اختیارات کو واضح کرتی ہے۔

3- آئین کی تعبیر و تشریح کرتی ہے۔

4- شہریوں کے بنیادی حقوق کی وضاحت کرتی ہے۔

جج Judge وہ شخص جس کو قانونی طور پر دیوانی اور فوجداری کارروائی کا حق حاصل ہو (اور جس فیصلہ کے بارے میں اپیل نہ کی گئی ہو) قطعی فیصلہ کرنے کا اختیار ہو۔ جو اشخاص کی اس جماعت میں سے ہو جس کو قانون کی رو سے ایسا فیصلہ صادر کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

عدالت انصاف

عدالت Court of Justice عدالت انصاف سے مراد ایسا جج ہے جو قانون کی رو سے صرف عدالتی کام کرنے پر مامور ہو۔ ججوں کی وہ جماعت بھی عدالت انصاف کہلائے گی جو قانوناً ایسی جماعت کے عدالتی کام سرانجام دینے کا اختیار رکھتی ہو۔

جرم Offenec جرم سے مراد وہ فعل ہے جو تعزیرات پاکستان یا کسی دوسرے ملکی قانون کی رو سے قابل سزا ہو۔

خاص قانون۔ Special Law خاص قانون کسی خاص امر پر اطلاق پاتا ہے مثلاً قوانین حدود، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلق قوانین وغیرہ خاص قوانین ہیں۔ خاص قوانین کے لئے الگ ضابطہ مقرر کیا جاتا ہے ورنہ اس پر فوجداری قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔

مقامی قانون Local Law مقامی قانونی وہ ہے جو پاکستان میں شامل علاقے میں کسی خاص حصہ پر اطلاق پذیر ہو مقامی قانون میں اس علاقہ کے رسم و رواج بھی شامل ہوتے ہیں۔

دفعہ Section لفظ دفعہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کے کسی باب کے ان حصوں میں سے کسی ایک پر دلالت کرتا ہے جسے اعدادی ہندسوں کے ذریعے ممیز کیا جاتا ہے۔

حلف Oath وہ اقرار صالح جو قانوناً حلف کا بدل ہو کسی بیان کے ثبوت میں کسی عدالت یا سرکاری افسر کے سامنے جائز قرار دیا گیا ہو "حلف" ہے۔

مدعی ایسا فریق جو کسی مقدمے میں مدعی کی حیثیت سے پیش ہو اور عدالت سے داد رسی کا طالب ہو۔

مدعاعلیہ ایسا فریق جو ضرر رساں ہو اور جو اپنے عمل کے سلسلے میں عدالت کے روبرو جوابدہ ہو۔

حکم امتناعی Injunction حکم امتناعی وہ عدالتی حکم ہوتا ہے جس میں عدالت کسی کام کو کرنے یا دہرانے سے منع کر دیتی ہے یا کسی فعل کے جاری رکھنے کا حکم دیتی ہے جس سے مدعاعلیہ کے پیدا کئے ہوئے مسئلہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا اس کی قانونی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔ یہ حکم امتناعی کہلاتا ہے۔ اسے عرف عام میں Stay Order بھی کہتے ہیں۔

تعزیرات پاکستان کے تحت دی جانے والی بعض سزائیں

قصاص (QISAS)

○ عربی زبان میں قصاص کا مطلب پیروی کرنا۔ بدلہ لینا۔ انتقام۔ جزا۔ مکافات ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں قصاص سے مراد قتل کے بدلے قتل اور زخم کے بدلے ویسی ہی زخم رسانی ہے یعنی مجرم کو جرم کے مثل سزا دینا۔

تعزیر (Tazir) جب کوئی شخص کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جس کی سزا (حد) مقرر نہیں اور نہ قصاص ہو تو حاکم وقت اس کے لئے جو سزا مقرر کرے اس کو تعزیر کہتے ہیں۔

دیت Diyat دیت اس خون بہا کو کہتے ہیں جو قتل خطا کی صورت میں مقتول کے وارثان کو دیا جاتا ہے۔ دیت کی مالیت ایک لاکھ ستر ہزار چھ سو روپے ہوتی ہے۔

ارش Arsh ارش وہ مال ہے جو اعضاء کو نقصان پہنچانے کے بدلے دیا جاتا ہے۔ مثلاً ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، ہونٹ، آنکھوں کے ابرو وغیرہ۔

ضمان (Doman) ضمان وہ معاوضہ ہے جو ارش کے واجب نہ ہونے کی صورت میں دیا جاتا ہے۔

موت (Death) سنگین جرائم کی صورت میں مجرموں کو موت کی سزا دی جاتی ہے دفعہ 302 کے مطابق سزائے موت قتل عمد کی صورت میں دی جاتی ہے۔

ضبطی جائیداد۔
FORFEI TURE of Property
بعض جرائم کی سزا دینے کے لئے ملزم کی جائیداد ضبط کر لی جاتی ہے۔

جرمانہ (Fine) اکثر جرائم کی صورت میں جرمانہ وصول کیا جاتا ہے جو سکہ رائج الوقت میں ہوتا ہے جرمانہ کی وصولی کی حد چھ سال ہے مجرم کی فوتیدگی کی صورت میں جرمانہ اس کی جائیداد سے وصول کیا جاتا ہے۔

حدود آرڈیننس کے تحت دی جانے والی سزائیں

حد۔ حد سے مراد وہ سزا ہے جس کا قرآن مجید یا سنت رسولؐ کے مطابق حکم دیا گیا ہے۔

حرز۔ حرز سے مراد املاک کی تحویل کا بندوبست کرنا ہے۔

عمر قید۔ عمر قید سے مراد موت تک قید ہے۔

نصاب۔ نصاب سے مراد چوری مستوجب حد چار اعشاریہ چار پانچ سات (4.457) گرام سونا یا اسی مالیت کی املاک بوقت چوری ہے۔

تعزیر تعزیر سے مراد حد کے علاوہ کوئی اور سزا ہے۔

عدالتی طریق کار

○ عدالتوں میں جس طریق کار پر عمل ہوتا ہے وہ عام طور پر پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

سمن۔ سمن کے معانی ہیں بلانا۔ حاضر کرنا۔ طلب کرنا۔ عدالت حاضر ہونے کا حکم دینا۔ اطاعت کا مطالعہ کرنا۔

عدالتی طریق کار میں سمن سے مراد نالش دائر ہونے کی صورت میں فریق مقدمہ کو عدالت میں طلب کرنا ہے۔ اگر سمن جاری کرنے کے باوجود فریق ثانی عدالت میں حاضر نہ ہو تو مقدمہ کا فیصلہ یکطرفہ کیا جا سکتا ہے۔

معروضات Pleading اس میں عرضی دعویٰ۔ جواب دعویٰ۔ جواب دعویٰ مزید اور جواب الجواب شامل ہیں جواب دعویٰ سے مراد ہے کہ مدعاعلیہ جواب دعویٰ کے ذریعہ سے اپنا موقف پیش کرتا ہے۔ عدالت فرد جرم عائد کرتی ہے اور مدعاعلیہ حاضر ہو کر صفائی پیش کرتا ہے عدالت واضح کرتی ہے کہ فریق کو کن کن باتوں کا ثبوت پیش کرنا لازمی ہوتا ہے۔

ثبوت۔ ثبوت سے مراد کوئی شے ہے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ واقعہ یا قصّے کی صداقت کا یقین دلاتی ہے۔

فیصلہ۔ سمن۔ معروضات اور ثبوت کے مراحل سے گذرنے کے بعد عدالت متنازعہ امور کا فیصلہ صادر کر دیتی ہے۔

تعمیل۔ جب فیصلہ پر رضا کارانہ طور پر عدالت کی اطاعت نہ کی جائے تو فیصلہ نافذ کرنے کے لئے جو مادی قوت استعمال کی جاتی ہے وہ تعمیل کے زمرہ میں آتی ہے فیصلہ کے بعد کامیاب فریق عدالت سے ڈگری بنواتا اور جاری کرواتا ہے ڈگری کی تعمیل قانون کا آخری عنصر ہے۔

قانونی انصاف۔ مظلوم کی داد رسی کے لئے دو طرح کی قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

دیوانی کارروائی دیوانی کارروائی میں یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ فریق مخالف کو کس قدر نقصان ہوا ہے۔ اس میں فعل یا نقصان رسانی کا مقصد یا غلط کار کے چال چلن کو زیر غور نہیں لایا جاتا یہ کارروائی مظلوم آدمی کو جبریہ معاوضہ دلانے تک ہوتی ہے جو ناجائز فعل کرنے والے کو سزا کی صورت میں ملتی ہے۔ دیوانی عدالتیں مندرجہ ذیل مقدمات کی سماعت کرتی ہیں۔

1- معاشرتی حقوق متاثر ہونے کی صورت میں نالش دائر کی جا سکتی ہے۔

2- کسی کی عزت یا شہرت کو زبانی یا تحریری طور پر نقصان پہنچایا جائے۔

3- حق آسائش۔ حق جائیداد۔ اور ہر قسم کی ذاتی اور معاشرتی۔ خانگی حقوق کے متاثر ہونے کی صورت میں دیوانی عدالتیں تحفظ فراہم کرتی ہیں۔

فوجداری کارروائی 1- فوجداری قانون وہ ہوتا ہے جو جرائم سے متعلق ہو فوجداری مقدمات کا زیادہ تر تعلق ایک شخص کی ذات۔ جائیداد۔ شہرت اور مذہب سے ہوتا ہے۔

2- فوجداری ذمہ داری کے لئے کسی شخص کے مجرم ضمیر یا ذہن کا ہونا لازمی عنصر ہے۔

3- فوجداری مقدمات میں عام طور پر ایک شخص اپنے جرائم کا خود ذمہ دار ہوتا ہے لیکن کئی صورتوں میں ایک شخص دوسرے کے جرائم کا ذمہ دار بھی گردانا جاتا ہے۔

4- فوجداری مقدمات میں مجرم کے اعتراف (Confession) کو اقبال کہا جاتا ہے۔ اگر مجسٹریٹ کے سامنے اعتراف کیا جائے تو اس کو عدالتی اعتراف Judical Confession کہا جاتا ہے اور اگر اعتراف کسی اور شخص کے روبرو ہو تو اس کو زائد عدالتی اعتراف (Extra Judicial Confession) کہتے ہیں۔

5- فوجداری قانون میں ملزم کو مندرجہ ذیل حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

الف۔ پولیس کے لئے لازم ہے کہ ملزم کو گرفتاری کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرے۔

(ب) چونکہ عدالتی کارروائی میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو جو ملزم ہو ضمانت پر رہا ہونے کا حق حاصل ہے کیونکہ ابھی اس کے جرم کو ثابت کیا جانا ہوتا ہے۔ مگر بعض جرائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناقابل ضمانت بھی ہوتے ہیں۔

ج۔ایک شخص جو قانونی مقدمہ میں الجھ جائے کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے موثر بچاؤ کے لئے وکیل کی خدمات حاصل کرے آئین میں یہ واضح کردیا گیا ہے کہ ہر شخص کو جلد از جلد اطلاع دی جائے کہ اسے کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔

د۔ قانون کا مشہور مقولہ ہے

(Justice delayed is Justice denied)

انصاف کو اگر دیر کردی جائے تو یہ انصاف سے انحراف کے مترادف ہو گا۔ چنانچہ انصاف میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔

پاکستان میں فوجداری عدالت

○ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت چار اقسام کی عدالتیں وجود میں لائی گئی ہیں۔ان عدالتوں کے علاوہ عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ بھی آئین کے تحت وجود میں لائی گئی ہیں۔ ان کو فوجداری معاملات میں بے پناہ اختیارات حاصل ہیں عدالت عالیہ مجموعہ فوجداری کے تحت ابتدائی اور اپیل کے سلسلہ میں دائرہ سماعت رکھتی ہے۔

عدالتیں (Courts)

عدالت عظمیٰ Supreme Court

عدالت عظمیٰ پاکستان میں عدل و انصاف کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے اسے یہ نام 1956ء کے آئین کے تحت دیا گیا تھا سپریم کورٹ چیف جسٹس اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی تعداد مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے متعین کی جائے یا اس طرح تعین ہونے تک، جو صدر مقرر کرے۔

تقرری Appointment 1- چیف جسٹس پاکستان کا تقرر صدر کرے گا دوسرے ججوں میں ہر ایک تقرر چیف جسٹس کے مشورہ کے بعد کیا جائے گا۔

2-عدالت عظمیٰ یعنی سپریم کورٹ کا جج ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکستان کا شہری ہو۔

3- کم از کم پانچ سال تک (چاہے وہ مدت مسلسل ہو یا وقفے سے) ہائی کورٹ کا جج رہا ہو۔

4- کم از کم پندرہ سال تک ہائی کورٹ میں ایڈووکیٹ کی خدمات سرانجام دے چکا ہو۔

دیگر خصوصیات 1- عہدہ سنبھالنے سے قبل چیف جسٹس آف پاکستان صدر کے سامنے حلف اٹھائے گا اسی طرح سپریم کورٹ کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے سامنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھائے گا۔

2- سپریم کورٹ کا جج پینسٹھ سال کی عمر تک اپنے عہدہ پر فائز رہے گا بجز اس کے کہ وہ قبل ازیں مستعفی ہو جائے یا کسی وجہ سے عہدے سے الگ کردیا جائے۔

3- اگر چیف جسٹس کسی وجہ سے اپنی سیٹ پر حاضر نہ ہو تو سپریم کورٹ کا کوئی اور جج قائم مقام کے طور پر مقرر ہو گا۔

4- اگر کبھی عدالت عظمیٰ کے ججوں کا کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اس عدالت کا اجلاس منعقد کرانا یا جاری رکھنا ناممکن ہو جائے تو عدالت کے ججوں میں وقتی اور عارضی اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ عارضی تقرری کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص کو فوقیت دی جائے گی۔

1- صدر کی منظوری سے ایسے شخص کو جو عدالت کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور اس کو عہدہ چھوڑے ہوئے تین سال کا عرصہ نہ گذرا ہو۔

2- ایسا جج جو عدالت عظمیٰ کا جج بننے کا اہل ہو۔

عارضی طور پر مقرر کردہ ججوں کو بھی وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو سپریم کورٹ کے کسی بھی جج کو حاصل ہیں۔

صدر مقام

1- عدالت کا مستقل صدر مقام اسلام آباد میں ہو گا۔

2- عدالت عظمیٰ کا اجلاس وقفے وقفے سے دوسرے مقامات پر بھی ہو گا جو چیف جسٹس پاکستان صدر کی منظوری سے مقرر کرے گا۔

عدالت عظمیٰ کا ابتدائی اختیار سماعت

1- سپریم کورٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان کسی تنازعہ کی ابتدائی سماعت کرسکے۔

2- اگر بنیادی حقوق کے سلسلے میں کوئی عوامی اہمیت کا سوال درپیش ہو تو سپریم کورٹ کو مذکورہ آرٹیکل میں بیان کردہ نوعیت کا کوئی حکم صادر کرنے کا اختیار ہو گا۔

عدالت عظمیٰ کا اختیار سماعت اپیل

اختیار سماعت کا مفہوم یہ ہے کہ عدالت کو مقدمہ کی سماعت کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہے۔

1- سپریم کورٹ کو ہائی کورٹ کے صادر کردہ فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا اختیار حاصل ہے۔

2- اگر ہائی کورٹ میں کسی ملزم کے بری ہونے کے حکم بدل کر اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دے دی گئی ہو یا نگرانی کی درخواست پر سزا کو بڑھا کر مذکورہ بالا کسی سزا سے بدل دیا تو۔ اس ڈگری یا حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی جا سکتی ہے۔

3- اگر ہائی کورٹ میں کسی ملزم کو توہین عدالت کی سزا سنائی گئی ہو تو اس کے خلاف بھی سپریم کورٹ سماعت اپیل سننے کا اختیار رکھتی ہے۔

4- اگر ہائی کورٹ کو کسی دستوری مسئلہ کی تشریح کی ضرورت ہو تو بھی سپریم کورٹ کو ہی حق حاصل ہے کہ وہ دستوری مسئلے کی تصدیق کے بعد تعبیر و تشریح میں مدد کرے جو کسی فیصلے میں حائل ہو۔

5- اگر ہائی کورٹ یا کسی بھی فیصلے کے لئے سپریم کورٹ میں اپیل کرنا مقصود ہو تو پیشگی اجازت لینا ضروری ہے۔

عدالت عالیہ- ہائی کورٹ

High Court

○ کوئی بھی عدالت عالیہ ہائی کورٹ ایک چیف جسٹس اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی جنکی تعداد قانون کے ذریعے متعین کی جائے گی۔

تقرری Appointment عدالت عالیہ کے ججوں کا تقرر مندرجہ ذیل طریق پر کیا جاتا ہے۔

1- عدالت عالیہ کے ججوں کا تقرر بھی صدر پاکستان ہی کرتا ہے تاہم ان کا تقرر چیف جسٹس سپریم کورٹ۔ متعلقہ صوبے کے گورنر۔ اور متعلقہ صوبے کے چیف جسٹس کے مشورہ سے بھی کرسکتا ہے۔

2- عدالت عالیہ کا جج مقرر ہونے کے لئے ضروری ہے وہ پاکستان کا شہری ہو اور عمر چالیس سال سے زیادہ ہو۔

3- ہائی کورٹ میں کم از کم دس سال تک ایڈووکیٹ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتا رہا ہو۔

4- کم از کم تین سال تک کسی ضلعی عدالت میں جج رہا ہو یا کسی سول سروس میں وہ دس سال تک خدمات سرانجام دے چکا ہو۔

5- دس سال تک کسی عدالتی عہدے پر فائز رہ چکا ہو۔

دیگر خصوصیات 1۔اپنے عہدہ کو سنبھالنے سے پہلے چیف جسٹس کو گورنر کے سامنے اور باقی ججوں کو چیف جسٹس کے سامنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھانا ہوتا ہے۔

2- عدالت عالیہ کا کوئی جج باسٹھ سال کی عمر تک اپنے عہدہ پر فائز رہ سکتا ہے تاوقتیکہ وہ اس سے پہلے کسی بیماری یا کسی اور وجہ سے مستعفی نہ ہو جائے۔ یا اسے برطرف نہ کردیا جائے۔

3- اگر کسی وجہ سے ججوں کی تعداد بڑھانا مقصود ہو تو صدر زائد جج کا تقرر کچھ مدت کے لئے کریں گے مگر جس شخص کو مقرر کیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہائی کورٹ کا جج بننے کا اہل ضرور ہو۔

ہائی کورٹ کا صدر مقام 1- ہر عدالت عالیہ کا صدر مقام اسی مقام پر رہے گا جہاں اس کے قیام پر تھا۔

2- صدر مقام کے علاوہ چیف جسٹس کے مقرر کردہ ڈویژنل مقامات پر بھی عدالت عالیہ اپنا اجلاس بلانے کی مجاز ہے علاوہ ازیں سرکٹ عدالتوں کا انتظام بھی کیا جائے گا۔

3-ہائی کورٹ کے بنچ اس وقت مندرجہ ذیل شہروں میں قائم ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ۔ ملتان۔ بہاولپور۔ راولپنڈی۔سندھ ہائی کورٹ۔ سکھر۔ پشاور ہائی کورٹ۔ ایبٹ آباد۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ بلوچستان ہائی کورٹ۔ سبی۔

ہائی کورٹ کا اختیار سماعت 1-عدالت عالیہ وفاقی یا صوبائی حکومت میں اپنی خدمات سر انجام دینے والے کسی بھی عہدہ دار کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ جو کام کر رہا ہے وہ غیر قانونی ہے لہٰذا فوراً اس کام کو بند کردے اور آئندہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔

2- عدالت عالیہ کسی شخص کی درخواست پر یہ حکمنامہ جاری کر سکتی ہے کہ زیر حراست شخص کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے کئے جاسکیں۔

3- کوئی بھی شخص بنیادی حقوق سلب ہونے کی صورت میں ہائی کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔

4- اگر کوئی ایسا مقدمہ درپیش ہو جس کا تعلق سرکاری املاک یا سرکاری محاصل کی تشخیص یا تحصیل سے ہو تو اس سلسلے میں ہائی کورٹ اگر کوئی حکم جاری کرے تو وہ چھ ماہ تک موثر رہتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر ہائی کورٹ کو اس مقدمے کا فیصلہ سنانا ہوتا ہے۔

5- ہائی کورٹ کو ماتحت عدالتوں کے مقدمے اپنے یہاں منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

6- ہائی کورٹ کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ ان فیسوں کی شرح مقرر کرے جن کو ماتحت عدالتوں کے ناظر دوسرے اہلکار اور ان میں پریکٹس کرنے والے ایڈووکیٹ اور وکیل لے سکتے ہیں۔

7- ہر عدالت عالیہ اپنی ماتحت عدالتوں کی نگرانی کرنے کا حق رکھتی ہے۔

8- ہائی کورٹ کے کیس ماتحت عدالتوں کے لئے رہنمائی رکھتے ہیں۔ لہٰذا عدالتیں کمزور موجبات کا سہارا لے کر عدالت عالیہ کے کسی فیصلے سے انحراف نہیں کر سکتیں۔

ماتحت ضلعی عدالتیں

ہائی کورٹ کے ماتحت مندرجہ ذیل ضلعی عدالتیں ہیں۔

دیوانی عدالتیں۔ Civil Courts

فوجداری عدالتیں۔ Criminal Courts

دیوانی عدالتیں۔ دیوانی مقدمات کسی ضلع میں مندرجہ ذیل عدالتیں سماعت کرتی ہیں۔

ضلعی ججوں کی عدالت! District Judge

یہ ضلع کی سب سے بڑی عدالت ہوتی ہے۔ اس میں ایک ڈسٹرکٹ جج ہوتا ہے جو گارڈین شپ۔ طلاق۔ وصیت۔ جائیداد وغیرہ کے تمام مقدمات اور ان کے خلاف کی گئی اپیلوں کی سماعت کرتا ہے۔ وہ ماتحت ججوں کے فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا حق بھی رکھتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج کے فیصلوں کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جاسکتی ہے۔

اس کے علاوہ کسی بھی ضلع میں ماتحت ججوں کی ایک جماعت ہوتی ہے جو۔ فرسٹ۔ سیکنڈ اور تھرڈ کلاس مجسٹریٹ پر مشتمل ہوتی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر- صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

میرے بھانجے عزیزم محمد اظفر احمد بھٹی ایڈووکیٹ ابن چوہدری منور احمد بھٹی (چک نمبر48 جنوبی ضلع سرگودھا) حال 2/6 دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ سعدیہ نصیر بنت چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم شاہ تاج شوگر ملز کالونی منڈی بہاؤالدین مبلغ ایک لاکھ روپیہ (-/100000روپے) حق مہر پر حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 98-9-7 کو بعد نماز عصر پڑھا۔

جملہ احباب سے گذارش ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم تنویر احمد صاحب کارکن الفضل اطلاع دیتے ہیں کہ میرے دوست مکرم نصراللہ خان صاحب ابن مکرم مظفر احمد گوندل صاحب ناصر آباد حال جرمنی کا نکاح بہمراہ مکرمہ نازیہ صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 12- ستمبر1998ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی۔ عزیزہ مکرمہ نازیہ صاحبہ مکرم فہیم احمد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ ہیں جبکہ عزیز نصراللہ حضرت مولوی غلام محمد صاحب گوندل چک 99 شمالی ضلع سرگودھا، رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا اور حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب چک 98 شمالی ضلع سرگودھا رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑنواسہ ہے۔

جملہ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم امجد احمد صاحب آف نیویارک امریکہ کو مورخہ 98-7-27 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام "رومانہ امجد" رکھا ہے نومولودہ کی والدہ عزیزہ عطیہ حضرت میاں فتح الدین صاحب آف پیرکوٹ ثانی رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے اور نومولودہ مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید مال کی پڑنواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر اور خادمہ دین بنائے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مقصود احمد طاہر بٹ انسپکٹر انصاراللہ کو مورخہ 98-9-10 کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "سارہ تحریم بٹ نام عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب بٹ صدر محلہ دارالنصر وسطی کی پوتی اور مکرم محمد رمضان صاحب بٹ سمن آباد فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر صالح اور جماعت اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ الرحیم سلمٰی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتی ہیں کہ ان کے بھائی مکرم حبیب احمد خان صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور کے دماغ میں ٹیومر کا آپریشن ہوا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔

○ محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نصیر احمد بھٹی سول لائن گوجرانوالہ جوڑوں اور گھٹنے کے درد کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ چلنے پھرنے میں بھی بہت سخت تکلیف ہے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب عارف ابن مکرم عطاء الٰہی صاحب مرحوم مقیم گڑھی شاہو لاہور کا تین روز قبل حادثہ میں دایاں بازو ٹوٹ گیا ہے بغرض علاج سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم شفیق احمد صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب زعیم انصاراللہ مجلس بھون ضلع چکوال عرصہ تین سال سے مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم سلطان احمد ڈرائیور (ایوان محمود) کی اہلیہ نصرت جہاں بیگم گزشتہ پانچ یوم سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ دل کی تکلیف محسوس ہو رہی ہے

ان سب کی کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ماہر امراض قلب کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد

○ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب بتاریخ 27- ستمبر98ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔

مریضوں سے درخواست ہے کہ قبل از وقت ہسپتال کے پرچی روم سے پرچی حاصل کر کے میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کریں اور اپنے بعض ضروری ٹیسٹ قبل از وقت کروا کر مشورہ اور معائنہ کیلئے وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

واقف نو کا اعزاز

○ عزیز صباح الظفر ملک ابن مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب واقف نو نمبر A-28 نے اطفال الاحمدیہ پاکستان کے سالانہ علمی مقابلہ جات میں مثالی طفل ہونے کا اعزاز حاصل کیا اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے اور آئندہ اعلیٰ ترقیات سے نوازے۔

(وکالت وقف نو)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری- بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

آہستہ فرما رہے ہیں میرا بھی یہ خیال تھا کہ اللہ تمہیں اپنے دونوں رفیقوں کے ساتھ دفن ہونے کا موقع دے گا کیونکہ میں نے آنحضرت ﷺ کو بہت دفعہ یہ کہتے سنا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ فلاں جگہ پر تھے۔ میں نے ابوبکر اور عمر نے فلاں کام کیا۔ اور میں اور ابوبکر اور عمر فلاں مقام پر گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کی اس فدائیت اور عشق رسول کا سرٹیفکیٹ آنحضرت ﷺ کے طرف سے ملا۔ ابو عثمان کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص نے روایت کی جب مجھے غزوہ ذات السلاسل کا کمانڈر مقرر کیا گیا تو میں نے حضورؐ سے پوچھا۔ آپ کو لوگوں میں سب سے پیارا کون ہے فرمایا عائشہؓ۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے کون فرمایا اس کا باپ ابوبکر۔ آپ کو حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی عشرہ مبشرہ قرار دیا اور جنت کے سب دروازوں سے بلائے جانے کی بشارت دی۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

ضرور ہیں مگر اسی ایک نور سے ان کے قلب و نظر روشن، اس لئے یہ استقبال ایک مثالی استقبال ٹھہرا۔ ایسا استقبال کہ مہمانوں کو بازوؤں میں سمیٹا جا رہا ہے بلکہ یہاں تو حسن اخلاق کا کہیں بڑھ کے مظاہرہ ہو رہا ہے۔ آئیے میرے مکان میں، آدھا آپ کا آدھا میرا۔ آپ میرے بھائی ہیں۔ گھر کی آدھی چیزیں آپ کی، آدھی میری، حتیٰ کہ بعض صورتوں میں یہ بھی کیا گیا۔ اپنی دو بیویوں میں سے ایک سے دستبردار ہوتا ہوں تا میرے بھائی کا گھر آباد ہو سکے، کیا رواداری، کیا مہمان نوازی، کیا حسن اخلاق! کیا یہ وہی لوگ ہیں جو خونخوار بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے؟ جن کا شغل گندگی سے کھل کھیلنا تھا؟ یہ تبدیلی کیسے ہوئی، یہ انقلاب کیسے آیا؟ یہ معجزہ کیسے نمودار ہوا؟ یقیناً اس مرد خدا کے ذریعہ جو کلام الٰہی کی امانت اٹھائے کلام الٰہی کے نور سے سب کو منور کر گئے۔ کلام الٰہی نے سب کچھ بدل ڈالا۔ قلب و نظر بھی، سوچ بھی، اخلاق بھی، اعمال بھی، افعال بھی، کتنا بڑا انقلاب، کتنا عظیم معجزہ، کلام الٰہی کی معجز نمائی۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 6

فوجداری عدالتیں

Criminal Courts ایک ضلع میں چار درجات پر مبنی فوجداری عدالتیں قائم کی جاتی ہیں جن کے درجات بالترتیب ایک دوسرے سے کم ہیں۔

1- سیشن کورٹ (Sessions Court)

اس میں ایک سیشن جج ہوتا ہے جو۔ ڈکیتی۔ قتل اور فوجداری نوعیت کے تمام مقدمات کی سماعت کرتا ہے۔ سیشن کورٹ کو فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا اختیار ہے سیشن کورٹ کے فیصلوں کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہو سکتی ہے۔

2- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔

اسے سیکنڈ اور تھرڈ کلاس مجسٹریٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا حق حاصل ہے۔

مجسٹریٹ مجسٹریٹ کی تین قسمیں ہیں۔ فرسٹ۔ سیکنڈ۔ تھرڈ۔ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کو دو سال قید اور 1000 روپیہ جرمانہ کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ سیکنڈ کلاس مجسٹریٹ کو چھ ماہ سزا اور 200 روپیہ جرمانہ کا حق ہے۔ تھرڈ کلاس مجسٹریٹ کو ایک ماہ سزا اور 50 روپیہ جرمانہ کرنے کا حق ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 14- ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
15- ستمبر- غروب آفتاب 6-16
16- ستمبر- طلوع آفتاب 5-51

عالمی خبریں

طالبان کی فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔ طالبان نے حزب وحدت کے زیر کنٹرول مرکزی صوبے بامیان پر قبضہ کرلیا ہے۔ سرکاری فوجوں نے صوبے کے دارالحکومت پر کنٹرول حاصل کرلیا۔ تہران ریڈیو نے قبضے کی تصدیق کردی۔ پورے شہر میں سفید پرچم لہرائے گئے۔ شہریوں نے طالبان کا پرجوش خیرمقدم کیا۔ حزب وحدت کی قیادت ایران فرار ہو گئی۔ چار ہوائی جہازوں اور پچاس ٹینکوں سمیت بھاری اسلحہ پر بھی قبضہ کرلیا گیا۔ بامیان میں مقیم ایرانی باشندے بھی فرار ہو گئے حزب وحدت کی فوجوں نے جاتے ہوئے طالبان کے 30 قیدیوں کو شہید کردیا۔ باقی کو رہا کرالیا گیا۔ سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ اب افغانستان کا 99 فیصد علاقہ طالبان کے قبضے میں آگیا ہے۔

تہران میں پاکستانی سفارت خانے پر حملہ کیا گیا۔ دروازے کھڑکیاں توڑ دی گئیں سفارت کاروں کو رات محبوس ہو کر گزارنا پڑی۔ پاکستان حملے کے واقعے کے خلاف ایران سے احتجاج کرے گا۔

امریکی صدر کلنٹن کی مقبولیت ان کے سیکس سکینڈل کے باوجود ایک بار پھر بڑھ گئی۔ 63 فیصد امریکیوں کا خیال ہے کہ ان کو اپنے عہدے پر برقرار رہنا چاہئے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کانگرس میں رپورٹ کے ردعمل سے لگتا ہے کہ کلنٹن کا ستارہ گردش میں آسکتا ہے۔

صدر کلنٹن نے 42 صفحات پر مشتمل اپنا جواب کانگرس کو بھیج دیا ہے۔ جس میں تمام الزامات کو جھٹلایا گیا ہے۔ صدر نے قوم کے نام اپنے ہفتہ وار خطاب میں کہا کہ ہر امریکی کی طرح مجھے بھی جنسی آزادی حاصل ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہیلری تک تنہائی میں میرے قریب نہیں آتی۔ تاہم میں ایک بار پھر قوم سے اور اپنے اہل خانہ سے معافی مانگتا ہوں۔

امریکہ میں بھارت کے سفیر نارلیش چندرا نے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت میں غلط فہمیاں جلد ہی دور ہو جائیں گی۔ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کامیابی سے جاری ہیں۔

بھارت کے بعض حصوں میں سیلاب اور بعض حصوں میں خشک سالی سے تباہی ہو رہی ہے۔ اڑیسہ میں خشک سالی سے 26 اضلاع میں 50 فیصد سے زیادہ فصلیں تباہ اور 70۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف بہار اور بنگال میں سیلاب سے 200۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

بھارت میں سینکڑوں غیر بنکنگ کمپنیوں کے دفاتر پر تالے پڑ گئے ہیں اور لوگ اپنی رقوم کی واپسی کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ بھارتی حکومت نے ان کمپنیوں کے بارے میں قانون بنانے کا اعلان کیا ہے۔

اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں 40 ہزار اسرائیلیوں نے وزیراعظم نیتن یاہو کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور علاقے میں قیام امن کے بارے میں وزیراعظم کی پالیسیوں پر تنقید کی اور ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

طالبان نے کہا ہے کہ افغانستان گوند کا تالاب ہے جہاں سے ایران نہیں نکل سکے گا۔ ایرانی سفارت کاروں کے قاتل ایران کے حوالے نہیں کئے جائیں گے۔ ایران سے معافی بھی نہیں مانگیں گے۔ ایران سے دوستی چاہتے ہیں۔

23۔ ستمبر سے ایران کے دو لاکھ فوجی افغان سرحد پر فوجی مشقیں شروع کریں گے۔ ایرانی آرمی کے چیف جنرل عبدالعلی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ 90 ہزار فوجی سرحد پر پہنچ چکے ہیں۔ یہ مشقیں افغانستان اور پاکستان کی سرحد کے پاس ہوں گی۔

طالبان نے اسامہ بن لادن کی سرگرمیوں پر کڑی پابندیاں لگادیں۔ ان کو نامعلوم مقام پر نظربند کردیا گیا ہے۔ ان سے اخبارات میں بیان دینے اور ایسی تقریبات میں شرکت پر پابندی لگائی گئی ہے جو طالبان کے بقول ان کے لئے باعث شرم ہوں۔

ملکی خبریں

اسلام آباد میں دہشت گردی کے واقعہ میں سپاہ صحابہ کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ شعیب ندیم اور ان کے تین ساتھیوں کو قتل کردیا گیا۔ وہ جلسہ سے خطاب کرنے کے لئے مری جارہے تھے کہ کری روڈ کے قریب اسلام آباد ہائی وے پر سفید رنگ کی ایک ڈبل کیبن گاڑی میں سوار نامعلوم دہشت گردوں نے ان کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کردی۔ فائرنگ سے گاڑی کھائی میں گر گئی۔ نامعلوم قاتل بعد ازاں گاڑی کے قریب آکر فائرنگ کرتے رہے۔

علامہ شعیب ندیم کے قتل کے بعد فقہ جعفریہ کے رہنماؤں کی رہائش گاہوں امام بارگاہوں اور مساجد کے گرد حفاظتی انتظامات سخت کردیئے گئے ہیں۔ سپاہ صحابہ کی سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی نے الزام لگایا ہے کہ علامہ شعیب ندیم کا قتل ہمسایہ ملک نے کروایا ہے۔

گھریلو رنجش پر سرگودھا کے قریب سلانوالی میں ایک ہی گھر کے کم سن بچوں سمیت 6۔ افراد کو قتل کردیا گیا۔ یہ قتل تیزدھار آلے سے کئے گئے۔ جس ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ایک کا چچا ہے اور باقی افراد اس کا بیٹا بہو اور پوتے پوتی ہیں۔

آزاد کشمیر حکومت بحران کا شکار ہو گئی ہے ملازمین کو ستمبر کی تنخواہیں نہیں مل سکیں۔

شریعت بل کی دو شقیں واپس لینے کی صورت میں اپوزیشن شریعت بل کی حمایت پر آمادہ ہو گئی ہے۔ ایک اخبار نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آرٹیکل 239 میں ترمیم اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نفاذ کے لئے حکومت کو اختیارات دینے پر اپوزیشن کو اعتراض ہے۔ آرٹیکل 239 میں ترمیم کے بعد قرآن و سنت کے متعلق کوئی بھی آئینی ترمیم دو تہائی کی بجائے سادہ اکثریت سے منظور کروائی جاسکے گی۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے خلاف پاکستان عوامی اتحاد کی پہلی ریلی ناصر باغ لاہور سے اسمبلی ہال تک نکالی جارہی ہے۔ سابق فوجی افسران جنرل حمید گل، ایڈمرل افتخار احمد سروہی، جنرل کے ایم عارف اور جنرل فیض علی چشتی نے شدت سے اس سمجھوتے پر دستخط کرنے کی مخالفت کی ہے۔

سابق وزیراعلیٰ پنجاب منظور وٹو نے جناح مسلم لیگ کے نام سے ایک نئی سیاسی پارٹی بنالی ہے۔

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پھر سے ہنگامہ ہونے کا امکان ہے اجلاس میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی منظوری دیئے جانے کا امکان ہے۔ 15ویں ترمیم بھی منظور ہو سکتی ہے۔

گوجرانوالا میں ڈبل سواروں کی فائرنگ سے تحریک جعفریہ کے کارکن سمیت دو افراد زخمی ہو گئے۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ وہ عوامی طاقت سے حکمرانوں کا تختہ الٹا دیں گے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جماعت اسلامی کا ساتھ دیں۔

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ملکی معیشت مفلوج ہے ملک کو انجکشن لگا کر چلایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بریف کیس کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ ججوں کو بریف کیس دیئے گئے تو عدالتوں کا کیا حشر ہوا۔

حکومت پنجاب نے مزید 19 مذہبی دہشت گردوں کے سر کی قیمت مقرر کردی ہے۔ ان میں سے ایک دہشت گرد حماد رضا عرف ڈاکٹر جواد کے سر کی قیمت دس لاکھ جبکہ سات دہشت گردوں کے سروں کی قیمت پانچ پانچ لاکھ، نو کی قیمت دو دو لاکھ اور دو کے سر کی قیمت ایک ایک لاکھ روپے رکھی گئی ہے اب تک حکومت نے 31 مذہبی دہشت گردوں کے سروں کی قیمت ایک کروڑ 64 لاکھ مقرر کر رکھی ہے۔ ان کو گرفتار کرنے والے پولیس افسروں کے لئے ترقیات کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

داخلہ جاری ہے
ربوہ کا مثالی نرسری سکول
کنڈر گارٹن ہاؤس
دارالبرکات ربوہ 212745
نصرت جہاں اکیڈمی کیلئے تیاری

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز۔ رضوان فوڈز۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
فون 212307
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کردیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15۔16۔17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا